سلسلۂ مکاتیب حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ

مکتوب حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ

بنام شیخ عبدالفتاح ابوغدہ رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ: مولانا سید سلیمان یوسف بنوری

۲۲ ربیع الاول ۱۳۹۵ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قابلِ فخر بلند مرتبہ اوصاف کے مالک، جناب شیخ عبدالفتاح ابوغدہ، اللہ تعالیٰ آپ کی حفاظت فرمائے اور ہمیشہ اپنی مرضیات اور پسندیدہ امور کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی جانب سے مقررہ بابرکت اور پاکیزہ دعا کے طور پر! اُمید ہے کہ آنجناب بخیر وعافیت ہر خیر وسعادت کے لیے باتوفیق ہوں گے۔

بعد سلام! افسوس کہ مجھے آپ کے اس والا نامے کا جواب دینے کا موقع نہ ملا، جس سے آنجناب نے ریاض میں اپنے علمی افادات کے مرکز پہنچنے کے بعد ہمیں مشرف فرمایا تھا۔ ہمارے اور آپ کے مکرم ومحبوب دوست سید محمود حافظ کی رفاقت میں مدرسہ عربیہ اسلامیہ میں ملاقات کے بعد، جس (ملاقات) کی یادیں دل ودماغ میں آباد ہیں۔ کاش! کہ آپ کے بابرکت قیام کی مدت طویل ہوتی، لیکن وہ تو خوشبو کا اِک جھونکا تھا جو غائب ہوگیا اور ایک حسین خواب تھا جو پلک جھپکتے میں ختم بھی ہوگیا، بہرکیف ہر فوت شدہ شے کی تسلی اللہ تعالیٰ کی یاد میں ہی ہے۔

آپ کے سفر کے تھوڑے روز بعد ہی شیخ محقق، مولانا ظفر احمد عثمانی جوارِ رحمت میں منتقل ہوگئے، میں نے ماہنامہ بینات (بابت شمارہ: ۶، جلد: ۲۵، ذوالحجہ ۱۳۹۴ھ) میں ان کی وفات، کچھ احوال وواقعات اور قابلِ فخر اوصاف وخدمات سے متعلق بصائر وعبر کے عنوان - جس پر میں ہر شمارہ

میں لکھتا ہوں- کے تحت مختصر مضمون قلم بند کیا ہے۔ مرحوم کی وفات بروزِ اتوار ۲۳ ذوالقعدہ ۱۳۹۴ھ مطابق ۸ دسمبر ۱۹۷۴ء کو ہوئی ہے۔ اس مضمون میں ’’قواعد في (علوم) الحديث‘‘ کی طباعت اور اس پر آپ کی قیمتی ونفیس تعلیقات کی نسبت سے آپ کے ذکرِ جمیل پر مشتمل پانچ سطریں بھی ہیں، میں ہوائی ڈاک کے ذریعے کتاب سمیت بینات کا یہ شمارہ بھی ریاض کے پتے پر آپ کو ارسال کر رہا ہوں۔ امید ہے کہ وہاں کوئی صاحب آپ کو اس کا ترجمہ کر دیں گے اور مناسب ہوگا کہ آپ اسے کسی سعودی رسالے میں شائع کروا دیں، ورنہ ہمیں بتا دیجیے گا، ہم ترجمہ کر کے آپ کو ارسال کر دیں گے، ان شاء اللہ!

مجھے افسوس ہے کہ اس سال موسمِ حج میں ملاقات کا موقع نہ مل سکا، اس کی وجہ مکہ مکرمہ میں قیام کی مختصر مدت اور دہشت انگیز رش تھا، میں استاذ ڈاکٹر قاسمی کے گھر میں الشریف شرف کی عمارت میں مہمان تھا جو آپ کے ہاں سے شیخ کتبی کے گھر کی طرف جانے والے راستے میں ہے، مسجدِ حرام کی طرف میں کم ہی نکلتا تھا۔

پھر دوسری طرف ملک فیصل کی وفات ایک عظیم سانحہ ہے، (ان کی وفات سے) مسلم حکمرانوں کے درمیان ایک خلا پیدا ہوگیا، جس کے پُر ہونے کی کوئی امید نہیں۔ ان کی زندگی کا آخری دور قابلِ رشک اور بیک وقت تدبر وسیاست، جود وکرم، ہمت وشجاعت اور اسلام ومسلمانوں کی عزت وفضیلت سے بھرپور تھا، وہ ایک ایسے وقت میں امتِ عربیہ واسلامیہ سے جدا ہوئے ہیں، جب ان کی ضرورت زیادہ تھی، إنا للّٰہ وإنا إلیہ راجعون!

فَمَا كَانَ قَيْسٌ هُلْكُهُ هُلْكُ وَاحِدٍ
وَلٰكِنَّهُ بُنْيَانُ قَوْمٍ تَهَدَّمَا

’’قیس کی وفات کسی ایک فرد کی موت نہیں، بلکہ وہ تو قوم کی بنیاد تھی، جو اَب زمین بوس ہوگئی۔‘‘

اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے، ان سے راضی ہو جائے اور اسلام ومسلمانوں کی خدمت پر انہیں اجرِ جزیل عطا فرمائے۔

چند روز قبل میری لختِ جگر بیٹی کا بھی انتقال ہوگیا، جو نابینا، نیک صالح، عبادت گزار، حافظِ قرآن اور صابرہ وشاکرہ تھی، اس دور میں ہم نے اس جیسی خاتون نہیں دیکھی، نہ ایسی کسی خاتون کے بارے میں سنا، اور اس سے قبل اس کی بیٹی یعنی میری نواسی کا بھی انتقال ہوا، مرحومہ کے لیے مغفرت

ورحمت اور رضائے خداوندی کی دعاؤں کا متمنی ہوں، وہ دو برس حرمین میں مقیم رہی اور تین حج کیے۔

اخیر میں میری دعائیں اور سلام قبول کیجیے، امید ہے کہ آپ بھی مجھے اپنی دعاؤں میں نہ بھولیں گے۔ اور آپ کی قابلِ قدر علمی جدوجہد کے نتیجے میں کوئی نئی کتاب منظرِ عام پر آئے تو مجھے بھی اس سے استفادہ کا موقع دیجیے گا۔ دعا ہے کہ تحقیق وجستجو کی کلیوں سے فائدہ اُٹھاتے رہیے!

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا مخلص

محمد یوسف بنوری عفی اللہ عنہ

۵-۴-۱۹۷۵ء

کراچی، مدرسہ کے گھر

پس نوشت: میرے عزیز بیٹے محمد بنوری آنجناب کو تحیاتِ طیبہ پہنچانے کا کہہ رہے ہیں۔ بعد ازاں مولانا عثمانی کی وفات سے متعلق اپنے مضمون کا (عربی) ترجمہ کرنے کا موقع مل گیا، اب میں رسالہ کے بغیر وہی مضمون ارسال کررہا ہوں۔ (بنوری)

..... ❁ ..... ❁ ..... ❁ .....